روزہ تاریخ، اہمیت، افادیت اور طبی فائدہ

حکیم حافظ سید حبیب الرحمان
دہلی دواخانہ، طلاق محل۔ کانپور (یوپی)
ممبر وزارت صحت وخاندانی بہبود، حکومت ہند

دوسری اور آخری قسط

اسلام میں ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت کا حکم ماہ شعبان 2 ہجری میں نازل ہوا۔ روزہ اسلام کا ایک رکن ہے اور یہ فرض ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رمضان میں ہر نیک عمل کا اجر دس نیکیوں سے سات سو نیکیوں تک ہے اور روزہ کے بارے میں خدا کا فرمان ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں، ایک افطار کے وقت اور دوسری قیامت میں اللہ تعالی کے دیدار کے وقت حاصل ہوگی۔ اسطرح تاریخ احادیث اور قرآن کے ساتھ مذہبی کتب کے حوالوں سے واضح ہوتا ہے کہ روزوں کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت تک مسلسل چلا آرہا ہے۔

روزہ کے اقسام: اسلام میں روزے کی چھ قسمیں ہیں۔ فرض، واجب، سنت، مستحب، مکروہ اور حرام۔

روزے کے طبی فوائد: انسان مختلف قسم کے مواد (عناصر) کا مرکب ہے اور وہ مختلف قسم کی بیماریوں (جراثیم) کی جانب اسی وقت رجوع کرتا ہے جب اس کے بدن میں موجود اس مواد میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق بدن میں موجود یہ فاسد مادہ ہی انسان کو جراثیم کرنے میں مدد دیتا ہے اگر یہ فاسد مادہ حد انتہا سے تجاوز کر جائے تو انسان اکثر سنگین جراثیم کا مرتکب ہوجاتا ہے۔ لہذا ان جراثیم کی بیخ کنی کے لئے ایسے مجرموں کو عبرت کا آمیز سزائیں دینے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ان کے وجود میں بڑھے ہوئے مادہ کی اصلاح ہوکر دماغ کا توازن اعتدال پر آجائے۔ یہ ہے وہ علاج جو حکام وقت ملت وقوم کی فلاح وبہبود کے پیش نظر اختیار کرتے ہیں لیکن قلب جسم میں پیدا ہونے والے فاسد وغیر طبعی مادوں کی اصلاح وازالہ کے لئے مالک کائنات نے روزہ کو بنایا کیونکہ غیر طبعی پیدا ہونے والے مادوں کی بیخ کنی کے لئے اس سے بہتر دوسرا کوئی علاج ممکن ہی نہ تھا۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا کے طبیب اول حضرت ادریس علیہ السلام پر بھی مالک دوجہاں نے روزے فرض قرار دیئے تھے۔ اسی طرح مشہور طبیب مشرق وجالینوس ثانی علاؤالدین ابوالحسین علی بن حازم القرشی فرماتے ہیں ''اگر اس فضلے کو بدن میں رہنے دیا جائے تو وہ اپنی کمیت اور کیفیت کی بنا پر مختلف امراض کا موجب بنتا ہے لہذا اس کا اخراج لازمی ہے'' قائل ذکر امر یہ ہے کہ اس فضلے کا اخراج اگر ادویات اور منہ ومسہل سے کیا جائے تو اکثر اوقات فاسد مادہ کے ساتھ صالح مواد بھی خارج ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جلاب کے بعد مریض کو نقاہت محسوس ہوتی ہے اور جہاں تک روزے دار کے جسم کی بیماری کا تعلق ہے تو روزہ (فاقہ) سے بڑھے ہوئے مرض میں اپنے آپ آرام ہو جاتا ہے۔ صحیح معنوں میں اگر روزہ رکھا جائے تو بدن انسانی میں پیدا ہونے والے عوارض کا اپنے آپ سد باب ہوجاتا ہے اور جس طرح اسلام میں روزے کی اہمیت واقادیت تسلیم شدہ ہے اسی طرح روزے کی افادیت کچھ امراض میں بھی یقینی ہے۔ ڈائٹنگ بھی روزے کی ایک جدید شکل ہے۔ اسلام کے قمری ماہ رمضان میں روزہ فرض ہے اور اس قمری ماہ کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ ایک ہی جغرافیہ یعنی موسم میں رہائش اختیار کرنے کے باوجود ایک فرد کی مدت حیات میں روزہ کا زمانہ مختلف موسموں میں آتا رہتا ہے اس طرح اس پر وہ تمام اثرات ہوتے ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والوں پر روزہ کی وجہ سے ہوسکتے ہیں۔

روزہ کا مقصد پرہیزگاری اور گناہوں کا کفارہ تو ہے ہی ساتھ ہی ایک ایسی جسمانی روحانی اور اخلاقی ریاضت بھی ہے جس کے ذریعہ خواہشات انسانی اور اشتہائے نفسانی پر مکمل قابو حاصل کیا جاسکتا ہے قوت ارادی اور ''ڈسپلن'' Dicsipline'' ہی کو بڑھاتا ہے تاکہ انسانی جسم ان ہارمونوں (Hormones) پر قابو پائے جو ذہن اور جسم پر کسی طرح کے دباؤ کے دوران میں تیار ہوتے ہیں۔

سائنس پیہم ارتقا پذیر ہے اور ہر دریافت کے ساتھ ہی بے شمار نئی تحقیقات سے انبار لگ جاتے ہیں۔ جس طرح نہر نے سے تازہ اور صاف پانی بہتا رہتا ہے میوزیم اور سمکھاروں سے نت نئے معلومات کا خزانہ سامنے آتا رہتا ہے الغرض روزے سے کئی طرح کے فائدہ ہیں۔ (1) جسمانی یا جسم کے خلیوں پر ہونے والے اثرات کے تحت (2) اخلاقی (3) روحانی سطح پر۔ حیاتیاتی سطح پر یہ مراحل طلب ہے کہ آخر ہمارا جسم بوڑھا کیوں ہو جاتا ہے اور موت کیسے واقع ہوتی ہے لیکن ہم میں سے بیشتر لوگوں کی موت کا سبب شریانوں (Arteries) پہتے ہوئے خون کے منجمد ہوکر چکتے بن جانے کو بتایا جاتا ہے۔ سال بھر کی غیر مناسب غذا اور دیگر وجوہات کے سبب شریانیں سخت بن جاتی ہیں ان کی اندرونی سطح پر فاسد مادہ زنگ کے مانند جمع ہونے لگتا ہے اور ایسے مرض کو جدید طب (Allopathy) کی اصطلاح میں (Atherome) (شرائینی دیواروں کی گمیت) کہا جاتا ہے۔ شریانوں کی اس کیفیت کی وضاحت کے لئے مختلف نظریئے پیش کئے گئے ہیں۔ روزے سے شریانوں میں زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے (Atheroeome) کی کیفیت ختم ہوجاتی ہے۔ روزہ سے شریانیں نرم اور ملائم ہوجاتی ہیں۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ روزہ کی وجہ سے آپ ہر نوجوان بنے رہتے ہیں چاہے آپ اپنی کسی عمر کے دور میں ہوں گویا یہ عمل (روزہ) اعادۂ شباب سے متعلق ہے اس کے ساتھ ساتھ روزہ سے ہماری صحت پر دیگر اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں کہ (1) روزہ سے فشار خون (Blood Pressure) کم ہوتا ہے اور دل کے عضلات میں خون کی بہتات کم ہوجانے کی وجہ سے اٹھنے والا وجع القلب (Angina) درد بھی کم

ہوجاتا ہے۔ (2) روزہ سے شریانوں کے سخت اور زنگ آلود ہوجانے کا انسداد ہوتا ہے (3) روزے کی وجہ سے خون کی اس طاقت میں بے حد اضافہ ہوتا ہے جن چکتے بنے والا خون حل ہوکر سیال بنا رہتا ہے اکثر شریانوں میں خون کے جم جانے سے دل پر دورے پڑتے ہیں یا دماغ تک جانے والی شریانوں میں خون جم کر فالج کا حملہ ہوجاتا ہے ان دونوں خرابیوں کی روزہ سے روک تھام ہوتی ہے۔ (4) عارضۂ قلب کی اس کیفیت میں جبکہ دل کا کوئی حصہ مردہ بن جاتا ہے اور اس میں خون کا دورہ ہی نہیں ہوتا روزہ کی وجہ سے اموات کی رفتار گھٹ کر آدھی سے بھی کم رہ جاتی ہے۔ (5) جب پانی نہیں پیا جاتا تو غدہ نخامیہ Pituatory Gland کے پچھلے لوتھڑے میں سے مخالف الیول Harmone نکلنے لگتا ہے جس سے پیشاب کی تعداد کم ہوجاتی ہے اور اس طرح جسم میں پانی کی مقدار بحال رہتی ہے۔ (6) روزہ کی حالت میں گردہ سے بائیڈروجن کے برقی ذرے جن سے تیزابیت بڑھتی ہے زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگتے ہیں جس کی وجہ سے ایک اور تیزابیت Kepacid کی خون میں تیزابیت کو بڑھانے کی قوت گھٹ جاتی ہے۔ (7) روزہ کی مدت طویل ہوجانے سے بنیادی قوت اشتہا (وہ قوت جس سے غذا جزو بدن ہو کر مادہ حیات تحلیل ہوتا ہے) گھٹ جاتی ہے۔ (8) روزہ کی مدت میں خون میں گھلی شکر کی تعداد ایک ہی سطح پر رہتی ہے کیونکہ جگر میں بدستور گلائی کوجن گلوکوز شکر بنتی رہتی ہے اور چربی کے عضلات میں ذخیرہ شدہ فطری چربی سے بھی شکر بنتی رہتی ہے پھر بھی اگر خون میں گھلی شکر کی مقدار کم ہو کر نظام جسمانی میں گڑبڑ ہوجاتی ہے تو فوراً ہی گردہ کے بالائی سرے پر پائے جانے والے تھدود سے Adrinaline اور Noradrinaline نامی دو خاص مرکبات خارج ہونے لگتے ہیں جس سے جسم میں مدافعتی قوت Animal Heat لوٹ آتی ہے مذکورہ بالا دونوں مرکبات شریانوں میں خون کے دورہ کی رفتار کو تیز کردیتے ہیں اڈرینالن جگر کے گلائیکوجن کو محرک کر کے عضلات کو شکر مہیا کرتا ہے۔ روزہ کی حالت میں خاص کر دماغ میں گلوکوز کا سلسلہ بدستور چلتا رہتا ہے اور انسولین کے اخراج کو دبا کر خون میں شکر کی مقدار کو بحال رکھا جاتا ہے۔ (9) روزہ کی حالت میں کارٹیسال (Chartishale) نامی ہارمون کا اخراج نارمل رہتا ہے لیکن جب روزہ کا دباؤ زیادہ ہوجاتا ہے یعنی ہفتہ یا عشرہ یا ماہ بھر کے روزے ہو جانے لگتے ہیں تب مقدم دماغ (typhthalamus) پر برائے راست عمل کی وجہ سے خون میں گلوکوکارٹی کائیڈس نام کے ہارمون کا اخراج زیادہ ہونے لگتا ہے۔ اس ہارمون کے ذریعہ غذائے ملحمہ (Protien) کی شکر میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور اس طرح روزہ میں خون میں شکر کی مقدار برقرار رہتی ہے ان ہارمونوں کے ذریعہ گردہ کے افعال اور بلڈ پریشر بھی نارمل بنے رہتے ہیں۔ گردہ کے افعال میں ایک فعل خون سے پانی کو بھ شکل پیشاب چھانا بھی ہوتا ہے اس میں سے رطوبتیں جب چھن کر نکلتی ہیں تو وہ غیر ضروری اجزا سے پاک ہوجاتی ہیں۔ اس چھاننے کے عمل کو نارمل بنانے میں درج بالا ہارمون

سے مدد ملتی ہے اور مذکورہ بالا ہارمون جسم کو تناؤ اور دباؤ کے مضر اثرات سے بھی محفوظ رکھتے ہیں۔ (10) روزہ کی حالت میں خون کے رقیق مادہ میں ملے کولیسٹرال (چربی) Cholestral کا سلوائیڈ Phospholipde ترائی گلیسرائڈ Tri-Glysrides اور انسولین میں کمی واقع ہوتی ہے اور اس کے برخلاف اس رقیق مادہ میں گلوکوجن کا ارتکاز بڑھ جاتا ہے۔ (12) قارورہ (پیشاب) کا گاڑھا پن ایک ہی سطح پر رہتا ہے۔ روزے کی حالت میں میگنیشیم کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے اور میگنیشیم کا تعلق کا درج ذیل امراض میں ہوتا ہے۔ دل کے کسی حصہ کے مردہ ہوجانے پر پلوتا میگنیشیم کی سطح گر جاتی ہے شریانوں کی خرابی کے امراض میں میگنیشیم سلفیٹ کے ذریعہ علاج کیا جاسکتا ہے۔ میگنیشیم کے بڑھتے ارتکاز اور خلیوں کی چھاننے کی قابلیت میں کمی کی وجہ سے سوڈیم اور پوٹیشیم (Kmnoy) سے سیال مادہ کی مقدار بحال رہتی ہے جس سے بلڈ پریشر کی زیادتی میں دل کے عضلات کے افعال میں آسانی آسکتی ہے اس کے برخلاف بلڈ پریشر کی زیادتی اور گردہ کی عضلاتی کمزوری میں میگنیشیم کی مقدار گھٹ جاتی ہے شریانوں کو زنگ لگنے کی کیفیت کی میگنیشیم کم ہوجائے تو خون میں خلئے (Cells) گھل کر ملنے لگتے ہیں اگر دل کے کسی حصہ میں خون کی سپلائی رک جائے تو میگنیشیم اور پوٹیشیم مل کر اس صورت حال کا مقابلہ کرتے ہیں خون میں میگنیشیم کی کمی سے اعصابی اشتعال (Nerve Syeiting) کے امکانات بڑھ جاتے ہیں خلیوں کے مراکز وغیرہ میں میگنیشیم کی ضروری مقدار ہمیشہ جمع رہتی ہے جس سے جسم میں پائے جانے والے بے شمار Enzymes کے افعال ٹھیک طرح سے انجام پاتے ہیں۔ خاص کر توانائی کو برقرار رکھنے میں اس سے بڑی مدد ملتی ہے۔ سرطان Cancer کی حالت میں میگنیشیم کی مقدار میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ روزہ کی وجہ سے جسم میں باقی مادہ جلتا رہتا ہے جس سے نزلہ زکام کم ہوجاتا ہے۔

''مہاتما گاندھی کی سرزمین سے امام خمینی کے ملک تک کا سفر''

سید غلام السیدین کاظمی (ایڈوکیٹ)

سفرنامہ

اسلامی انقلاب کے بعد ایران کی جو تصویر پوری دنیا کے سامنے ابھر کر آئی اس نے ہر طرح کے ذہنوں کو ایران کے بارے میں جاننے اور سمجھنے کے لیے متاثر کیا۔ امام خمینی جو کہ اس اسلامی انقلاب کی روح رواں تھے ان کے خیالات اور فلسفہ کو جاننے کی چاہت میرے دل میں بھی تھی۔ میں اس بات سے واقف تو تھا کہ امام خمینی نے ترقی یافتہ ممالک جن میں دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں شامل تھیں انہیں بھی یہ سوچنے پر مجبور کردیا کہ کس طرح حکومتوں کو نکالا اور جلا بخشی جاتی ہے۔ میرے ذہن میں بہت سارے سوالات تھے جن کا جواب میں تلاش کرتا رہا اور دل میں یہ خواہش بھی پیدا ہوئی کہ اگر مجھے ایران جانے کا موقع ملا تو میں ضرور جاؤں گا اور اس اسلامی حکومت کو ایک طالب علم کی حیثیت سے جاننے اور سمجھنے کی کوشش کروں گا۔

اللہ کا شکر ہے کہ یکم جون ۲۰۱۶ء کو مجھے وہ موقع ملا جب میں امام خمینی کی ستائیسویں (۲۷) برسی کے پروگرام میں شریک ہونے کے لیے ہندوستان کے وفد میں شامل ہوا، اس وفد میں ہندوستان کے مختلف شہروں اور خطوں سے لوگ شامل ہوئے جس میں دہلی، ممبئی، حیدرآباد، لکھنؤ، پٹنہ، جموں وکشمیر، آلہ آباد وغیرہ کے مختلف افراد جن میں میڈیا سے جڑے لوگ، ڈاکٹر، ادیب، شعرا، مرثیہ خواں، علما، سرکاری کارکن، سفیر، وکیل جن کی تعداد کم وبیش پچاس کے قریب تھی شامل تھے۔ ہمارے اس سفر کا آغاز ۱۴ رمئی کی شام سے ہوا جب ہم تمام افراد ایران کلچرل ہاؤس، نئی دہلی میں ۴ بجے شام میں جمع ہوئے، ایران کے سفیر اور کلچرل کاؤنسلر نے وفد کا استقبال کیا اور تقریر کی جس میں ہندوستان اور ایران کے تعلقات اور امام خمینی کے اس عظیم کارنامے کا ذکر کیا گیا اس کے بعد نماز مغربین باجماعت ادا کر کے رات کا کھانا بھی کلچرل ہاؤس کی جانب سے ہوا پھر ہم لوگوں کو بس لے کر اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لیے روانہ ہوئی رات کے ۱۱ر بجے ہم لوگ ایئرپورٹ پہنچ گئے۔ ہماری فلائٹ ۲:۱۰ر نصف شب پر تھی، مہان ایئر لائنز کا طیارہ پرواز کرنے لگا اور ہم سب اپنی اپنی سیٹوں پر ادھوری نیند کو پورا کرنے کی کوشش میں تھے۔ ۴ر گھنٹے کی پرواز کے بعد امام خمینی انٹرنیشنل ایئرپورٹ تہران پر صبح ۹ر بجے مہان ایئر لائنز ایران کا طیارہ بخیریت اترا۔

تہران کا موسم بہت خوشگوار تھا اور جہ حرارت ۲۳ر ڈگری تھی وفد کا استقبال کرنے کے لیے لوگ مہمانوں کے نام کی لسٹ لے کر کھڑے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں ہم لوگوں کو بس لے کر ہوٹل کوثر پہنچ گئی، یہ ہوٹل ناردھ تہران شہر میں واقع ہے اور بہت ہی خوبصورت ہے۔ اپنے روم میں جانے کے بعد ناشتہ کرنے کے لیے ہم لوگ فریش ہوکر آئے تو ہمیں یہ بتایا گیا کہ ایک گھنٹے کے بعد ہمیں امام خمینی میوزیم لے جائیں گے۔ وفد کے لوگوں کو لے کر ۱۰ر بجے صبح بس ایران کے انٹرنیشنل میوزیم گئی جہاں ہم تمام لوگوں نے میوزیم میں رکھی ہوئی نایاب چیزوں کو دیکھا۔ قدیم چیزوں کے رکھ رکھاؤ جس میں برتن، زیورات، مجسمے، ہتھیار، اوزار اور سجاوٹ کے سامان ان پر کی گئی نقاشی اس بات کی طرف اشارہ کررہی تھی کہ تہذیب وتمدن ہر دور کی ترقی کی ضمانت ہوتی ہیں اور کس طرح وقت آگے نکل جاتا ہے اور چیزیں قدیم بن جاتی ہیں۔

میں مرد، عورت، جوان، بوڑھے اور بچے سب شامل تھے جوق در جوق چلے آرہے تھے۔ ایک سیلاب تھا لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو اپنے رہبر ورہنما کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے امڈا پڑ رہا تھا۔ حکومت ایران و منتظمین کی بھی تعریف کی جانی چاہئے کہ جگہ جگہ کھانے پینے کا معقول انتظام ۳ر سے ۴ر لاکھ لوگوں کے لیے کیا گیا تھا۔ حفاظتی دستہ پولس، ملک کی فوج، خفیہ پولس سب چوکس مجمع پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ آیت اللہ جناب علی خامنائی صاحب جو اسلامی عالم دین اور شیعہ پیشوا ہیں انہوں نے تقریر کی۔ جو لوگ تھوڑی بہت انگریزی جانتے تھے ان سے گفتگو کر کے اور ترجمہ کے ذریعہ تقریر کے خاص پہلو کو سمجھنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ آیت اللہ خامنائی صاحب نے امام خمینی کے مشن اور ان کی کاوشوں کا ذکر کیا اور ایران کی خوشحالی اور ترقی کی دعا کی اور ایران کو ایک سچے اسلامی ملک کی حیثیت سے پوری دنیا میں پہنچان بنانے کے لیے عوام کا شکریہ ادا کیا۔ تقریر کے دوران کئی بار مجمع خوش ہوکر نعرہ لگاتا رہا خمینی زندہ باد ایران زندہ باد اور نعرہ تکبیر کی بلند آواز ہمارے کانوں میں آتی رہی۔

۴ر جون کو ہم لوگ مشہد کے لیے چارٹر پلین کے ذریعہ روانہ ہوئے، تہران کے Domestic Airport سے ہمارا جہاز صبح ٹوئج کرتیس منٹ پر روانہ ہوا اور ایک گھنٹہ کے اندر ہم لوگ مشہد پہنچ گئے۔ ہم لوگوں کا استقبال کیا گیا اور ہم لوگ امام رضا کے روضہ پر حاضری دینے کے لیے پہنچے امام کی زیارت

بیان نہیں کیا جاسکتا۔ چونکہ ہمیں وقت مقررہ پر ہوٹل پہنچنا تھا اس لیے ہم لوگ واپس بس میں بیٹھے اور کھانا کھانے کے بعد رات میں تہران واپس ہوئے۔

۵ر جون کو ہم لوگ میٹرو وبذریعہ ٹیکسی ''قم'' شہر کے لیے روانہ ہوئے جہاں ساتویں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی صاحبزادی اور آٹھویں امام کی بہن معصومہ قم کا روضہ ہے۔ آپ کا اصلی نام فاطمہ تھا۔ آپ نے رحلت اسی مقام پر پائی تھی اور آپ کا روضۂ مبارک یہاں ہے۔ اسی لیے قم کو بہت اہم اور مقدس شہر مانا جاتا ہے۔ آج کے دور میں کئی علم کا حوضہ اور دینی تعلیم کا مرکز یہ شہر بنا ہوا ہے۔ اسی لیے اس شہر کا سفر بھی ہم تین لوگوں نے اختیار کیا۔ زیارت کی اور کچھ تبرکات اور تحفہ تحائف بھی لوگوں کو دینے کے لیے خریدا۔ دن بھر قم میں گزارا اور رات دیر گئے تہران ہوٹل میں واپسی ہوئی۔

۶ر جون کا پورا دن ہمارے پاس تھا اس لیے یہ طے پایا کہ مقامی بازار اور ایران کے لوگوں سے ملاقات کی جائے۔ شاہ عبدالعظیم جو کہ ساتویں امام کی اولاد میں تھے ان کا روضہ بھی تہران شہر کے باہری حصہ میں ہے ہم لوگ میٹرو کے ذریعہ گئے۔ ہم نے شاہ عبدالعظیم کے روضہ کی زیارت کی، لوگوں سے بات چیت کر کے یہ اندازہ ہوا کہ تہران میں نوکری حاصل کرنا بہت بڑا مسئلہ نہیں یعنی بے روزگاری کم ہے آپ کو سڑکوں کے کنارے، ٹریفک سگنل پر یا روضہ مبارک پر بھیک مانگتا ہوا کوئی مرد وعورت یا بچہ نہیں ملے گا۔ جرم کی درجۂ اوسط بھی نہیں کے برابر ہے۔ پڑھی اپنے غریب الوطن امام کی غربت اور مسافرت کے تمام مناظر، نظر کے سامنے گھومنے لگے۔ امام کا روضہ جو فن تعمیر کا ایک بہترین نمونہ ہے دیکھ کر آنکھیں محو حیرت میں پڑ گئی کیا شاندار صحن، ضریح مبارک اس پر نقاشی زائروں کا ہجوم دل عقیدت کے سمندر میں غوطے لگاتا رہا اور یہ بات بھی سمجھ میں آئی کہ اللہ تعالی جس کے ذکر کو باقی رکھنا چاہتا ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس ذکر کو نہ ختم کرسکتی ہے نہ ختم۔ یہ آل رسول ہیں اللہ تعالی نے ان کے ذکر کو قیامت تک قائم رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ امام کے روضہ پر کئی گھنٹے گزارنے کے بعد اور زیارت امام رضا کا شرف حاصل کرنے کے بعد دل کو جو سکون میسر ہوا اس کو

ہندوستان اور ہندوستانیوں کی بہت عزت ایرانیوں کے دل میں ہے۔ ہماری ہندی فلمیں بہت پسند کی جاتی ہیں۔ ''باغبان'' اور ''لگان'' جیسی فلمیں کئی مہینوں تک فلم ہال میں لگی رہی۔ امیتابھ بچن، شاہ رخ خان، سلمان خان، عامر خان، ہیمامالنی کو لوگ بہت پسند کرتے ہیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے ٹیکسی تہران میں معقول کرائے پر دستیاب ہے۔ قم کے سفر کے دوران ٹیکسی ڈرائیور نے پہلے صدقہ نکالا، ٹیکسی میں صدقہ پاکس تھا اس میں رقم کو ڈالنے کے بعد سفر کا آغاز ہوا اپنے سفر میں نوجوان ٹیکسی ڈرائیور سے بات چیت کے دوران یہ پتہ چلا کہ وہاں لڑکیوں کے لیے نہیں بلکہ لڑکوں کے لیے شادی بہت اہم مسئلہ ہے پہلے انہیں گھر اور تمام سامان مہیا کرنا پڑتا ہے پھر کوئی لڑکی شادی کے لیے رضامند ہوتی ہے، یعنی یہ تمام انتظام لڑکے کو کرنے ہوتے ہیں نہ کہ لڑکی والوں کو، کاش ہندوستان کے معاشرے میں یہ بھی یہ بات مسلمان لڑکوں اور والدین کو سمجھ میں آجاتی تو جہیز جیسی لعنت سے بچا جاسکتا۔ ہمارے ملک میں جہیز کی لالچ میں والدین اپنے بیٹوں کا سودا کرتے ہیں اور نہ جانے کتنی لڑکیاں اس لعنت کی وجہ سے قتل کی جاتی ہیں، جلائی جاتی ہیں یا پھر انہیں ماں کے بطن میں ہی مار ڈالا جاتا ہے۔ اگر اسلام کی یہ سچی تصویر لوگوں کے سامنے پیش کی جائے تو ہم جہیز کی لعنت کو معاشرے سے ختم کرسکتے ہیں۔ اپنے سفر میں ایک عام نوجوان سے جو ایران کی سرزمین پر تھا مجھے ایک بہت بڑا پیغام دے کر گیا جسے میں بھول نہیں سکتا۔

سات روز ہم لوگ حکومت ایران کے مہمان رہے، ہمارے رہنے کھانے پینے اور گھومنے وزیارت کے فریضہ کو ایران کے لوگوں نے بحسن وخوبی ادا کیا۔ میرا یہ سفر کئی معنوں میں اہم رہا ایران کی ثقافت ماحول اور مہمان نوازی کا میں قائل ہوگیا میں شکر گزار ہوں حکومت ایران کا جنہوں نے مجھے یہ موقع فراہم کیا۔ اپنے اس سفر نامہ کا عنوان میں نے مہاتما گاندھی کی سرزمین سے امام خمینی کے ملک تک جو دیا ہے اس کا ایک خاص سبب ہے اسی واقعہ کو بیان کر کے اپنے سفر نامہ کا اختتام بھی کرنا چاہوں گا۔ وہ واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ جب میں فاطمہ معصومہ قم کے روضہ کے باہر تبرکات اور تحفہ وغیرہ کی دکان پر خرید وفروخت کر رہا تھا تو پاس میں ہی ایک زیورات (Jwellery) کی دکان تھی میں اس میں داخل ہوا کچھ سامان خریدا تخفیف (Discount) بھی کروایا۔ کہیں یہ لفظ کام کر جاتا تھا اور کہیں نہیں بھی۔ بات چیت کے دوران ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے تھوڑا اور رعایت مل گئی۔ پھر دوکاندار نے کہا کہ آپ اپنے ملک کی کرنسی نوٹ دیکھائیں۔ میں نے سو روپے کا نوٹ اس کے ہاتھوں پر رکھ دیا جیسے ہی اس نے مہاتما گاندھی کے فوٹو کو نوٹ پر پرنٹ دیکھا اس نے اسے چوما اور پیشانی پر رکھ لیا اور فارسی میں بولا ''مہاتما گاندھی برائے شما عظیم ہستند والمام خمینی برائے ما عظیم ہستند'' یعنی جس طرح آپ کے لیے مہاتما گاندھی عظیم ہیں اسی طرح ہمارے لیے امام خمینی عظیم ہیں۔ شاید وہ یہ پیغام دینا چاہ رہے تھے کہ جس طرح مہاتما گاندھی نے برطانوی غلامی سے آپ کے ملک کو آزاد کرایا ٹھیک اسی طرح امام خمینی جو کہ مذہبی رہنما تھے انہوں نے ایران کو ایک عیاش پسند بادشاہ سے آزاد کرا کر ایران کو ایک اسلامی ملک اور طاقت ور بنایا اس ایرانی بھائی کی بات سن کر مجھے ہندوستانی ہونے پر بڑا فخر محسوس ہوا کہ ہم اس امن پسند مہاتما کے ملک کے باشندے ہیں جنہیں ایران کے لوگ بھی عظیم مانتے ہیں اور عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ کاش ہم اس ایرانی کے جذبوں کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور مہاتما گاندھی کے اس امن وآشتی والے ملک کو دوستی یکجہتی اور محبت کا گہوارہ بنا سکیں۔

قم سے امام خمینی انٹرنیشنل ایئرپورٹ مہان ایئر لائنز کے طیارے کی سیٹ پر ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے ہوئے یہ سوچتا رہا کہ ہم کہاں تھے کہاں ہیں اور کیا جارہے ہیں، اگر اپنے ملک میں بھائی چارگی

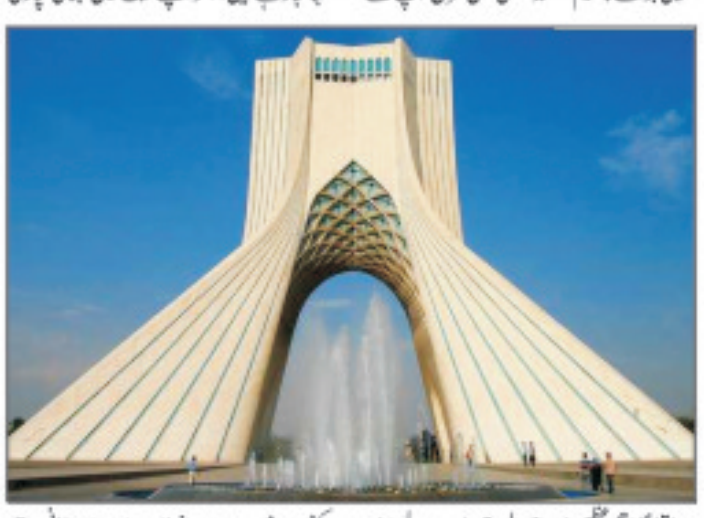

کثرت میں وحدت انسانیت اور ہندوستانی سچے رہنماؤں کی قربانیوں کو آنے والی نسلوں تک امانت کے طور پر پہچانا ہے اور مانوتا (انسانیت) کا سبق مہاتما گاندھی کی سرزمین وملک سے دینا ہے تو ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ:

''مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا
سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا''

سید غلام السیدین کاظمی، ایڈوکیٹ
ہاؤس نمبر 172، تیسری منزل، لین نمبر 4
غفار منزل، جامعہ نگر، اوکھلائی دہلی۔ ۲۵
Email-s.kazmi.adv@gmail.com
Mobile:09312612602,
08506946231